بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کو وہ فخر بخشا گیا ہے جو پہلے صرف ایک ہی جماعت کو ملا

تحریک جدید کے سب مطالبات کی طرف توجہ کریں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ایسے

بارش کے دنوں میں

جبکہ دُور دُور سے لوگوں کے لئے آنا مشکل ہوتا ہے۔ اور جبکہ مسجد بھی لوگوں کے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ شرعی طریق یہ ہے۔ کہ منتظمین کی طرف سے اعلان ہو جانا چاہیئے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تھا کہ صلوا فی رحالکم۔ یعنی اپنی اپنی جگہ نماز پڑھ لیں۔ اس زمانہ میں جو سہولتیں میسر ہیں۔ ان کے لحاظ سے ایسی بارش کے موقعہ پر اگر ایسا اعلان ہو جائے کہ جو لوگ محلوں میں جمعہ کی نماز پڑھنا چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ تو اس طرح بہت سے لوگوں کو جمعہ میسر آسکتا ہے۔ اس کے بغیر وہ لوگ جو نہیں آسکیں گے

جمعہ سے بالکل محروم

رہ جائیں گے۔ اگر قبل از وقت اعلان ہو جائے۔ کہ جو لوگ چاہیں۔ اپنی اپنی مساجد میں جمعہ کی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ تو جمعہ کے ثواب سے ساری جماعت متمتع ہو سکتی ہے:۔

پس آئندہ کے لئے منتظمین کے لئے یہ بات ضروری ہے۔ کہ جب کبھی ایسا دن ہو۔ بارش زیادہ ہو۔ آنے والوں کے لئے جگہ تھوڑی ہو۔ اور تکلیف کا احتمال ہو۔ تو

خلیفۂ وقت سے اجازت لے کر

محلوں میں جمعہ کی اجازت کا قبل از وقت اعلان کرا دیا کریں۔ کہ آج سوائے ان لوگوں کے جو اسی مسجد میں آنا چاہیں باقی لوگ اپنے اپنے محلوں کی مساجد میں جمعہ پڑھ سکتے ہیں:۔

اس کے بعد میں جماعت قادیان کو بھی اور بیرونی جماعتوں کو بھی "الفضل" کے ذریعہ اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ

تحریک جدید کے جلسوں کا دن

بہت قریب آرہا ہے۔ میں نے اعلان کیا تھا۔ کہ تحریک جدید کے سیکرٹریوں کو چاہیئے۔ کہ کوشش کریں کہ اس دن سے پہلے

سارا یا بہت سا حصہ

موعودہ چندوں کا ادا ہو جائے۔ اس اعلان کے بعد پہلے مہینہ میں تو معلوم ہوتا ہے۔ کوشش کی گئی ہے کیونکہ اس مہینہ میں وصولی کی رفتار پہلے کی نسبت زیادہ رہی ہے۔ مگر بعد میں جیسا کہ ہمارے ملک میں عام طور پر ہوتا ہے۔ یہ رفتار پھر سست ہو گئی ہے۔ ہندوستان میں یہ مرض عام ہے۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے درخواست دُعا

قادیان ۲۶ جولائی - آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں قاہرہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سخت بیمار ہیں۔ تفصیلی حالات کے لئے تار دیا گیا ہے۔ احباب کرام خاص طور پر دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل و کرم کے سایہ میں خوش و خرم رکھے ؂

قادیان ۲۷ جولائی - آج ساڑھے نو بجے کی گاڑی سے حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی مجاہد تحریک جدید تشریف لائے (مفصل آئندہ)

کہ کچھ دنوں تک کام کرنے کے بعد اسے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور یہی عادت دراصل

ہندوستان کی تباہی

کا موجب ہے۔ یہاں انجنیں بنتی ہیں سال دو سال کام کرتی اور پھر ختم ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ یورپ میں بعض انجنیں سو سو اور دو دو سو سال سے کام کر رہی ہیں۔ اور ہمیشہ مضبوط تر ہوتی رہتی ہیں مگر ہندوستان میں ایسا نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ ملیریا کا اثر ہے اس سے طاقت عمل میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ بعض اسے گرمی کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ یہ

تنزل کا اثر

ہے۔ جب قومیں گرا کرتی ہیں۔ تو پھر یہ سب خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسی ملیریا اور گرمی کے باوجود ہندوستان نے ترقی بھی کی ہے۔ ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ جب انگلستان کی عورتوں کے پہننے کے کپڑے ہندوستان میں بنتے تھے۔ اور اہل انگلستان کی بیٹھکوں کے لئے زیبائش کی چیزیں بھی یا تو ہندوستان سے جاتی تھیں۔ یا شام سے۔ گویا اس وقت ہندوستان نہ صرف اپنی ضروریات پوری کرتا تھا۔ بلکہ دوسرے ممالک کی بھی۔ اس وقت بھی یہاں گرمی اسی طرح پڑتی تھی۔ اور ملیریا پیدا کرنے والے مچھر موجود تھے۔ یہ سب کچھ تھا مگر اس کے ساتھ ہمت بھی تھی۔ اب بھی وہ چیزیں ہیں۔

مگر ہمت نہیں

اس کے نہ ہونے سے اب ہندوستانی کچھ روز کام کرتے ہیں۔ اور پھر سست ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے سامنے کوئی بڑا مقصود نہیں ہوتا۔ لیکن ہماری جماعت کو تو غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہمارے لئے خدا تعالیٰ نے کتنا بڑا مقصود پیدا کیا ہے۔ زمین و آسمان میں تغیر پیدا کر دینا کوئی معمولی بات نہیں دنیا میں دس بیس یا سو پچاس آدمیوں سے مل کر بھی کوئی شخص بڑا بنتا ہے۔ تو اس کی بہت قدر کی جاتی ہے۔ کسی کو حکومت کی طرف سے

خانصاحب کا خطاب

مل جائے۔ تو وہ اس کے بغیر اپنا نام نہیں لکھتا۔ میں نے دیکھا ہے۔ لوگ آپ اپنے دستخط کرتے ہیں۔ تو نیچے خانصاحب لکھ دیتے ہیں۔ اور اگر کسی کو خان بہادر کا خطاب مل جائے۔ تو پھر وہ ہندوستان کی بزعم خود ناپاک زمین پر قدم رکھنا مناسب نہیں سمجھتا۔ اور چاہتا ہے کہ اگر اس کے بس میں ہو تو ہوا میں چلے۔ اور اگر کوئی سی۔ آئی۔ ای بن جائے۔ تو پھر وہ ہندوستانیوں سے زیادہ ملاقات کو بھی اپنے لئے اچھا نہیں سمجھتا۔ اور سمجھتا ہے کہ اب تو میں انگریز بن گیا ہوں۔ اور اگر کوئی سر ہو جائے۔ تو وہ کبھی الیکشن کے موقعہ پہ مدد لینے کے لئے جائے تو جائے ورنہ ہندوستانیوں کی شکل دیکھنا بھی ان کے لئے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ حالانکہ ہندوستان میں

ہزاروں خانصاحب

موجود ہیں۔ بعض چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی جہاں لوگوں نے فوجی خدمات کیں۔ خانصاحب آپ کو ملیں گے۔ تو اس قدر کثرت سے خانصاحب کا خطاب رکھنے والے لوگ ہیں۔ کہ بعض شہروں میں تو ان کی کئی ٹیمیں بن سکتی ہیں۔ اور یہی حال خان بہادروں کا ہے ہر سال میں دو دفعہ یہ خطاب پانے والوں کی فہرستیں چھپتی ہیں۔ جو اتنی لمبی ہوتی ہیں کہ کوئی کام والا آدمی ساری کی ساری پڑھ بھی نہیں سکتا۔ ہر سال سو دو سو آدمی خان صاحب اور خان بہادر بن جاتے ہیں۔ اور دس بیس سر بھی ہو جاتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ برٹش ایمپائر میں

ہزاروں سر

ہوں گے لیکن باوجود اس کے کہ اس کثرت کے ساتھ یہ خطاب لوگوں کو ملتے ہیں۔ پھر بھی جسے مل جائے۔ اس کا دماغ خراب ہو جاتا ہے۔ پھر سر سے اوپر لارڈ کا درجہ ہے۔ یہ بھی ہزار بارہ سو سے کیا کم ہوں گے۔ پانچ چھ سو تو پارلیمنٹ کے ممبر ہی ہیں۔ پھر کئی لارڈوں کی اولادیں ہیں۔ جنکو لارڈ کا خطاب ہے۔ گو وہ ہوس آف لارڈز کے ممبر نہیں اور آئرلینڈ کے لارڈ استحقاق کے ساتھ ہوس آف لارڈز کے ممبر بھی نہیں ہوتے۔ لارڈز میں سے پھر مارکوئس اور ڈیوک ہیں۔ اور

سب سے اوپر بادشاہ

کا رتبہ ہے۔ بادشاہ بھی ایک وقت میں دنیا میں چالیس پچاس بلکہ سو بھی موجود رہتے ہیں۔ اسی زمانہ میں جبکہ پارلیمنٹوں کا زمانہ ہے۔ جاپان کا بادشاہ ہے۔ مانچوکو کا بادشاہ ہے۔ پھر ایران عراق۔ نجد۔ افغانستان کے بادشاہ ہیں۔ گویا یہ چھ تو اسی حصہ کے ہیں۔ ان کے علاوہ مصر کا بادشاہ ہے۔ ٹرانس جارڈینیا کا ہے۔ آٹھ ہو گئے۔ پھر یمن کا ہے۔ گویا کل نو ہوئے۔ پھر یورپ میں بھی آٹھ دس ہیں۔ اٹلی کا ہے۔ یوگوسلاویکیا کا۔ رومانیہ۔ بلغاریہ یونان۔ انگلستان۔ ڈنمارک۔ ناروے سویڈن کے بادشاہ ہیں۔ تو اس گئے گزرے زمانہ میں بھی جب بادشاہتیں بالکل فنائی جا رہی ہیں۔

بیس پچیس بادشاہ

موجود ہیں۔ اور جب پارلیمنٹوں کا دستور نہیں تھا۔ اس وقت تو ایک ایک ملک میں کئی کئی سو بادشاہ ہوتے تھے۔ مگر پھر بھی جب کوئی بادشاہ بنتا ہے۔ تو سمجھنے لگتا ہے۔ کہ خبر نہیں میں کیا بن گیا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے کہ

امیر عبدالرحمن خان

کا باپ افغانستان سے بھاگ گیا تھا اور امیر عبدالرحمن نے خود یہ بات واپس آکر سنائی۔ کہ روس کو جاتے ہوئے جب وہ بخارا میں سے گزرے۔ تو ایک گاؤں میں کسی بات پر گاؤں والوں نے بتایا۔ کہ یہ بات تو بادشاہ کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے پوچھا کہ بادشاہ کہاں ہیں تو گاؤں والوں نے بتایا۔ کہ گھاس لینے گئے ہیں۔ وہ اس

گاؤں کا بادشاہ

تھا۔ تھوڑی دیر میں لوگوں نے بتایا کہ وہ بادشاہ سلامت آرہے ہیں۔ وہ ایک دبلے پتلے گھوڑے پر سوار تھا۔ ادھر سے امیر عبدالرحمن خان کے والد اپنے گھوڑے پر سوار اس کی طرف گئے۔ تو باوجود موٹا تازہ ہونے کے امیر کا گھوڑا ڈر گیا۔ اس نے آواز دی کہ عبدالرحمن ذرا ادھر آنا۔ مگر امیر عبدالرحمن نے کہا۔ کہ میں دو بادشاہوں کی لڑائی میں دخل دینا نہیں چاہتا۔

تو ایک صُوبہ - ایک ضلع - اور ایک تحصیل کا چھوڑ کر ایک

گاؤں کے بادشاہ

بھی ہوتے ہیں - مگر پھر بھی وہ اس پر فخر کرتے ہیں - کہ ہم بادشاہ ہیں - بادشاہ سے اوپر شاہنشاہ ہوتا ہے - وُہ بھی دُنیا میں کئی کئی ہوتے ہیں -

پچھلے زمانہ میں انگلستان - روس - جرمن اور ابی سینیا کے بادشاہ شاہنشاہ کہلاتے تھے - اور اس طرح چار شاہنشاہ بیک وقت دُنیا میں موجود تھے - جنگ کے بعد دو مٹ گئے - اور طاقتور شہنشاہ ایک رہا - دوسرا ابی سینیا کا شہنشاہ تھا - جو بیچارہ کسی حساب میں نہ تھا - خدا تعالےٰ کو یہ پسند نہ آیا - کہ حقیقی شہنشاہ ایک ہی رہے - اس لئے اٹلی نے حبشہ کو فتح کر کے اپنے بادشاہ کا نام شہنشاہ رکھ دیا - اور اس طرح اب

پھر دو شہنشاہ

ہو گئے ہیں - تو دیکھو - یہ کتنی چھوٹی چیزیں ہیں - مگر دُنیا ان پر کتنا فخر کرتی ہے - مگر تم لوگوں نے بھی کبھی غور کیا ہے - کہ تمہارے سپرد جو کام کیا گیا ہے - وُہ

صرف ایک قوم کو

تم سے پہلے جب سے کہ آدم پیدا ہُوا سپرد کیا گیا تھا - حضرت نوح علیہ السلام آئے - مگر ان کی تبلیغ کا دائرہ بہت محدود تھا - پھر حضرت موسےٰ علیہ السلام آئے - وُہ بڑے عظیم الشان نبی تھے مگر صرف بنی اسرائیل کے لئے - ہم داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا ذکر کس عظمت کے ساتھ پڑھتے ہیں - مگر وُہ بھی محدود دائرہ کے لئے مبعوث ہوئے تھے - پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہم کس قدر عزت کرتے ہیں - مگر ان کا دائرہ بھی کتنا محدود تھا - پھر ہم حضرت کرشن اور رام چندر کی کتنی عزت کرتے ہیں - مگر وُہ صرف ہندوستان کے لئے ہادی بن کر آئے تھے -

صرف ایک ہی قوم

ہے جسے ساری دُنیا کی ہدایت سپرد ہُوئی اور وُہ صحابہ ہیں - اور ان کے بعد تم ہو - اگر تم اس بات کو محسُوس کرو - اور اس عظمت کا خیال کرو - کہ تم کو وُہ فخر دیا گیا ہے - جو صرف ایک قوم کو پہلے ملا ہے تو تمہارے اندر ایسی آگ پیدا ہو جائے جو تمہیں رات دن بے چین رکھے اور کبھی سستی نہ پیدا ہونے دے - مگر مشکل یہ ہے - کہ حقیقت کو سمجھنے والے بہت کم ہیں - بہت لوگوں نے احمدیت کو مان تو لیا ہے - مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کی

عظمت کا احساس

ان کے اندر پیدا نہیں ہُوا - وُہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں جھگڑتے ہیں لڑتے ہیں ذرا ذرا سی باتوں پر ٹھوکریں کھاتے ہیں خدا تعالےٰ نے ان کو تخت پر بٹھایا - مگر وُہ اس تخت کے ساتھ چمٹے بیٹھے ہیں جس طرح

مُردہ کی لاش

قبرستان کو لے جائی جاتی ہے -

میں پھر ایک دفعہ جماعت کو متوجہ کرتا ہوں - کہ وُہ نہ صرف تحریک جدید کے مالی حصہ کی طرف توجہ کریں - بے شک وُہ بھی بہت ضروری ہے - مگر دوسرے مطالبات پر عمل کرنے کی بھی بہت ضرورت ہے - جب تک سب دوست

ذاتی اصلاح

کے علاوہ نظام کو مضبوط کرنے میں نہ لگ جائیں - اور تمام افراد اپنے آپ کو ایک عضو سمجھیں مستقل وجود نہ سمجھیں شرعی احکام کی پوری طرح پابندی نہ کریں - اور نہ کرنے والوں کے خلاف ایسا اقدام نہ کریں - کہ آئندہ کسی کو جرأت نہ ہو - اس وقت تک جماعت وُہ فرض ادا نہیں کر سکتی - جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے اسے قائم کیا ہے -

پس میں مختصر الفاظ میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہُوں - کہ وُہ

تحریک جدید کے مالی حصہ

کی طرف بھی - اور دوسرے حصوں کی طرف بھی توجہ کریں - اور اپنے قلوب میں ایسی صفائی پیدا کریں - کہ بار بار یاد دہانی کی ضرورت نہ رہے - جو شخص یاد دہانی کا محتاج ہو - اس کا ایمان ہر وقت خطرہ میں ہے - کیا خبر ہے - کہ یاد کرانے والا کس وقت اس سے جُدا ہو جائے - اور اس صُورت میں جس وقت یاد کرانے والا گیا - اس کا ایمان بھی ساتھ ہی جائیگا وُہی ایمان وقت پر کام آسکتا ہے - جس کے لئے کسی بیرونی یاد دہانی کی ضرورت نہ ہو - اور جو آپ اپنے کو بیدار کرنے والا ہو - جو

دُوسرے کے سہارے کا محتاج

ہے - وُہ ہر وقت خطرہ میں ہے - اصل سہارا اللہ تعالےٰ کا ہی ہے - جو کام آسکتا ہے - پس ہر فرد جماعت اپنے اندر یہ احساس پیدا کرے - کہ سلسلہ کی ترقی مجھ پر منحصر ہے - اور جب بچوں - جوانوں بوڑھوں - اور مردوں عورتوں میں یہ احساس پیدا ہو جائے - تو پھر تمہیں کوئی قوم ہلاک نہیں کر سکتی - اور شیطان تم پر حملہ آور نہیں ہو سکتا - جب انسان کے اندر غیرت پیدا ہو جائے - تو وُہ بڑے سے بڑے دُشمن کی بھی پرواہ نہیں کرتا - اس کے دل سے ڈر نکل جاتا ہے - یہی حال محبت کا ہے - ان دونوں کے ہوتے ہُوئے خوف کبھی انسان کے پاس نہیں آسکتا - چھوٹے بچوں کو دیکھ لو - کوئی مضبُوط جوان آدمی ان پر حملہ کرتا ہے - تو وُہ ڈر کر بھاگتے ہیں - مگر کبھی مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں - اور مقابلہ کر لیتے ہیں - اس لئے کہ وُہ ارادہ کر لیتے ہیں - اور

ارادہ کی مضبُوطی

سے قوٰی کی مضبُوطی بھی حاصل ہو جاتی ہے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں یا آپ کے قریب کے زمانہ میں ہی یہاں ایک اُستانی پاگل ہو گئی - حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ درس دے رہے تھے - اور ہمارے مکان کی جو شرقی ڈیوڑھی ہے اس کی طرف جو گلی مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مکان کی طرف جاتی ہے - اس کی کھڑکی کھول کر اس میں کُودنا چاہتی تھی - کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی نظر پڑ گئی - اور آپ نے جھٹ اُسے پکڑ لیا - حضرت خلیفہ اول رضؓ کو اپنی

طاقت اور زور کا دعوےٰ

ہُوا کرتا تھا - بعض اوقات آپ اپنا ہاتھ آگے پھیلا دیتے تھے - اور کسی بڑے مضبوط آدمی سے فرماتے - کہ اسے ذرا ٹیڑھا تو کر دو - مگر اپنی اس طاقت اور زور کے دعوےٰ کے باوجود جب آپ نے اس پاگل عورت کو پکڑا - تو باوجودیکہ وُہ دُبلی پتلی تھی - اس نے ایسا زور کیا - کہ آپ کو خطرہ محسُوس ہونے لگا - کہ میں بھی ساتھ نہ گر جاؤں - اور آپ نے درس والی عورتوں کو مدد کے لئے بلایا - چنانچہ آٹھ دس عورتوں نے مل کر آدھ گھنٹے میں اسے باندھا - اس عورت کی تندرستی کی حالت میں حضرت خلیفہ اول رضؓ اگر اس عورت کو ہاتھ سے ذرا سا بھی جھٹکا دیتے - تو کتنے ہی فاصلہ پر جا کر گرتی - لیکن جنون کی حالت میں خوف چونکہ دب گیا تھا - اور وُہ اپنی طاقت کو انتہائی طور پر استعمال کرنے پر آمادہ تھی - اس لئے آٹھ دس عقلمندوں نے مل کر بمشکل اس پر قابو پایا - اور ایمان بھی

ایک قسم کا جنُون

ہوتا ہے - کوئی نبی ایسا نہیں آیا جسے مجنون نہ کہا گیا ہو - اور اس کی وجہ یہی ہے - کہ جس طرح

مجنون ہلاکت کی پروا نہیں کرتا

اس طرح ایمان والا بھی نہیں کرتا۔ اور ہر خطرہ میں اپنے آپ کو ڈال دیتا ہے۔ اس لئے لوگ اسے بھی پاگل سمجھتے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنی طاقتوں کو نڈر اور بے پروا ہو کر استعمال کرنے میں

مجنون اور مومن

میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اور اس طرح ان کی طاقت میں بھی مشابہت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح پاگل پر جب جنون کا دورہ ہو۔ تو اسے آٹھ دس آدمی بمشکل قابو کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مومن کو بھی جب وہ جوش کی حالت میں ہو۔ اس کے مخالف دبا نہیں سکتے اور جتنا کسی کا ایمان مضبوط ہو۔ اتنی ہی زیادہ طاقت اس کے اندر ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ

نبی کی صورت میں

ظاہر ہوتا ہے۔ تو ساری دنیا مل کر اسے پکڑنا چاہتی ہے۔ مگر نہیں پکڑ سکتی پس اپنے اندر یہ ایمان پیدا کرو۔ پھر کوئی خطرہ باقی نہیں رہے گا۔ تحریک جدید کے لئے علیحدہ سکرٹری مقرر کرنے کے لئے جو میں نے کہا تھا اس کی غرض یہ تھی۔ کہ ایسے آدمی ہوں جو مستقل مزاج ہوں۔ اور رات دن اپنے آپ کو اس کام میں لگائے رکھیں۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض سکرٹری صرف نام کے لئے بن گئے ہیں۔ اور کام کچھ نہیں کرتے۔ ان کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ خالی نام

خدا تعالیٰ کے حضور

کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ بلکہ نام حاصل کرنے سے پہلے ان پر کوئی الزام نہ تھا۔ لیکن نام لینے کے بعد اگر وہ کام نہیں کرینگے۔ تو اللہ تعالیٰ کی لعنت کے مستحق ہوں گے۔ اس لئے ہر سکرٹری کو چاہیئے کہ تن دہی سے کام کرے۔ پہلے خود تحریک جدید اور اسکی ہدایتوں کا مطالعہ کرے۔ اور پھر اس کے مطابق جماعت سے کام لے۔ دیکھو یہ کتنا اہم کام ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دوستوں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ آئندہ ورثہ کی تقسیم شریعت کے مطابق کیا کریں گے اور عورتوں کو حصہ دیا کریں گے۔ مگر مونہہ سے کہنا آسان ہے اور عمل مشکل ہے۔ سکرٹریوں کو دیکھنا چاہیئے تھا کہ کیا اس کے مطابق کام ہؤا۔ اور اس عرصہ میں جو لوگ فوت ہوئے۔ ان کا ورثہ مطابق شریعت تقسیم ہؤا۔ اگر نہیں تو انہوں نے اپنا فرض ادا نہیں کیا۔ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اتنی وسیع ہے۔ کہ اس عرصہ میں پچاس ساٹھ بلکہ سو ایسے دوست ضرور فوت ہو چکے ہوں گے۔ جن کے ورثہ کے متعلق سوال پیدا ہؤا ہو گا۔ مگر میرے پاس

ایک مثال

بھی ایسی نہیں آئی۔ کہ کوئی زمیندار فوت ہؤا ہو۔ اور اس کا ترکہ شرع کے مطابق تقسیم ہؤا ہو۔ تو تحریک جدید کے کارکن جب تک اپنی ذمہ داری کو محسوس نہ کریں گے۔ خالی نام ان کو کچھ فائدہ نہ دے سکے گا۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے کام کاج کا ہرج کر کے بھی اس طرف متوجہ ہوں۔ اپنے اندر ایک

جنون پیدا کریں

مجنون کو بعض اوقات وہ چیزیں نظر آجاتی ہیں۔ جو دوسروں کو نہیں آتیں جس طرح نبی کو بھی وہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں۔ جو دوسری دنیا نہیں دیکھ سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ کئی مجنون لوگوں کو مجذوب قرار دے کر ولی اللہ بنا دیتے ہیں۔ لیکن بات صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ اسکی مخفی دماغی قوتیں بعض اوقات نمایاں ہو جاتی ہیں۔ اور وہ شاذ و نادر طور پر غیر معمولی باتیں معلوم کر لیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ آپ لاہور تشریف لے گئے۔ بعض دوستوں نے تحریک کی۔ کہ

شاہدرہ میں ایک مجذوب

رہتا ہے اس کے پاس جانا چاہیئے۔ مگر بعض دوسرے دوستوں نے اس تجویز کی مخالفت کی۔ اور کہا کہ وہ نہایت گندی گالیاں بکتا ہے اس کے پاس نہیں جانا چاہیئے۔ مگر جو جانے کے حق میں تھے انہوں نے کہا کہ آپ کو الہام ہوتا ہے دیکھنا چاہیئے وہ کیا کہتا ہے۔ آپ خود بھی انکار کرتے رہے۔ مگر دوست اصرار کر کے لے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ جب ہم وہاں پہونچے وہ گالیاں دیتے دیتے یکدم خاموش ہو گیا۔ اس کے پاس ایک خربوزہ رکھا تھا۔ اسے اٹھا کر میرے پیش کیا اور کہنے لگا۔ کہ

یہ آپ کی نذر ہے

دیکھنے والے تو اس کے اور بھی معتقد ہو گئے مگر آپ نے فرمایا کہ وہ پاگل تھا۔ تو بعض اوقات پاگل کو بھی ایسی باتیں نظر آجاتی ہیں۔ جو عقلمند نہیں دیکھ سکتے۔ وہ چونکہ دنیا سے منقطع ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اسے بھی کسی وقت غیب کی باتیں نظر آجاتی ہیں۔

مومن کا تعلق باللہ

شریعت کے مطابق ہوتا ہے۔ اس لئے جب وہ کشف کی حالت میں ہوتا ہے۔ نیکی کا نمونہ ہوتا ہے۔ اور جب کشف سے باہر ہوتا ہے۔ تب بھی نیکی اور عقل کا نمونہ ہوتا ہے۔ لیکن پاگل جب اپنی حالت میں ہوتا ہے۔ عقل سے بے بہرہ ہوتا ہے اور جب اسے افاقہ ہو محض ایک دنیا کا کیڑا ہوتا ہے۔ صرف دماغ کی خرابی کی وجہ سے بعض دفعہ اس کی مخفی طاقتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔ لیکن ولی اللہ کی طاقتیں اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے بیدار ہوتی ہیں۔ نیز پاگل کو تو اتفاقی طور پر کبھی کوئی بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن مومن پر اللہ تعالیٰ کا نور ہر وقت نازل ہو رہا ہوتا ہے۔ اور اس پر جب کبھی بھی کوئی مصیبت آنے لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبل از وقت خبر دے دیتا ہے۔ اور اسکی تائید میں اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے رہتے ہیں۔ پس ہمارے سکرٹری اگر اخلاص اور مذہبی جنون سے کام کریں۔ تو یہی عہدے انکو ولی اللہ بنا سکتے ہیں۔ اور ان پر رویا و کشوف کے دروازے کھل سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ صرف دفتری طور پر کام کریں۔ جوش اور جنون سے نہیں تو اللہ تعالیٰ کا سلوک بھی ان کے ساتھ ویسا ہی ہو گا۔ اگر وہ سمجھیں۔ کہ

سلسلہ کی ساری ذمہ داری

ہم پر ہے۔ اور محنت سے کام کریں۔ تو یقیناً یہی کام ان کے لئے بڑا مجاہدہ بن سکتا ہے۔ اور اسی کے نتیجہ میں وہ اللہ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ مجاہدات بھی ہر زمانہ کے لئے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں تبلیغ اور تنظیم جماعت کی تکمیل کے مجاہدے زیادہ مقبول ہیں۔ اور اگر ہمارے سکرٹری تندہی سے کام کریں۔ تو اسی میں وہ

خدا تعالیٰ کا قرب

حاصل کر سکتے ہیں۔

اب کہ وقت بہت ہی کم رہ گیا ہے۔ میں پھر ایک بار توجہ دلاتا ہوں۔ کہ عہدیدار سستیاں چھوڑ کر کام کریں۔ اور نہ صرف مالی مطالبات پورے کرائیں بلکہ دوسرے بھی۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ان تین سالوں کے اندر

قربانیوں کا بوجھ

جماعت پر پڑا ہے۔ مگر کون کہہ سکتا ہے کہ ان کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی زیادہ فضل نہیں آنے والا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی مختصر سالانہ رپورٹ

اور

جلسہ تقسیم انعامات

قادیان - ۲۶ - جولائی - آج ساڑھے سات بجے صبح تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال کی زیر صدارت سکول کا جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا - تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد طلبا کا تقریری مقابلہ ہوا تین طلبار نے تقریریں کیں - موضوعات یہ تھے :-

۱ - تحریک جدید کے اغراض اور اس کے فوائد

۲ - دنیا میں امن کس طرح قائم ہوسکتا ہے -

۳ - بہترین طرز حکومت -

اس مقابلہ میں فیاض احمد صاحب جماعت نہم اول اور ارشاد علی صاحب دوم رہے :-

اس کے بعد جناب مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر نے سکول کی کارگزاری کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی - جو ذیل میں درج کی جاتی ہے - اس سے ظاہر ہے - کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول نے دوران سال میں نہ صرف تعلیمی لحاظ سے - بلکہ سپورٹس وغیرہ میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کی :-

آخر میں جناب صدر صاحب نے طلبار کو انعامات تقسیم کئے - اور تقریر فرمائی - جس میں اساتذہ اور طلبار کو مناسب نصائح فرمائیں - نو بجے بعد دعا جلسہ ختم ہوا -

سالانہ رپورٹ حسب ذیل ہے

صدر محترم !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالےٰ کی ذات کا ہزار ہزار شکر ہے - کہ اس نے پھر ہمیں یہ موقعہ عنایت فرمایا - کہ سال بھر کی اپنی ناچیز کارگزاری کی رپورٹ پیش کرسکیں :-

مدرسہ ہٰذا کی اوسط تعداد طلبا گزشتہ سے پیوستہ سال ۷۸۹ تھی - اور سال گزشتہ میں ۸۶۴ رہی - اس سکول میں آجتک اتنی بھاری تعداد اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی - اللھم زد فزد -

اسی طرح ہمارے سکول سے یونیورسٹی میں جو تعداد میٹرک کے امتحان میں شامل ہوئی - وہ بھی اپنی ذات میں ریکارڈ ہے - یہی نہیں - بلکہ جو تعداد امتحان میں پاس ہوئی - اور پھر جس کیفیت اور جس شاندار طور پر کامیاب ہوئی - اس کی نظیر بھی ہمارے سکول کی تاریخ میں نہیں ملتی - ۵۹ طلبا میں سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ۵۴ کامیاب ہوئے - ۱۵ - فرسٹ ڈویژن میں - ۳۳ سیکنڈ اور صرف ۶ تھرڈ میں / فالحمد للہ علےٰ ذالک -

سکول میں مجموعی طور پر تعداد طلبا میں اضافہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی توجہ اور تحریک کا نتیجہ ہے - اور امتحان میٹرکولیشن میں شاندار کامیابی حضور کی دعاؤں - میرے رفقائے کار کی تندہی - محنت - اور مخلصانہ جدوجہد کا نتیجہ - اور جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی ہدایات اور ہمدردانہ رویہ کی رہین منت ہے :-

صدر گرامی قدر ! سال زیر رپورٹ میں مکرمی حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی - اے - ایس اے وی - تیس سالہ خدمت جلیلہ کے بعد ملازمت سے ریٹائر ہوگئے - اور ان کی جگہ مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل - منشی فاضل - اوٹی کا تقرر عمل میں آیا - اول الذکر ایک صالح اور عالم باعمل بزرگ - صحابی ہونے کی وجہ سے اساتذہ اور طلبا میں ہردلعزیز تھے - ان کے قائم مقام بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ممتاز مبلغ اور مناظر ہیں اور امید ہے - کہ وہ اس نقصان کی کما حقہٗ تلافی کریں گے - جو حضرت صوفی صاحب کی عدم موجودگی کی وجہ سے سکول کو برداشت کرنا پڑا :-

تعلیمی نتائج کے پیش کرنے کے بعد سکول ڈیبیٹنگ سوسائٹی کی کارگزاری کا ذکر بھی میرے لئے باعث افتخار ہے - عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد علمی مذاکرات ہوئے - جن میں بالعموم مجلس ارشاد - مدرسہ احمدیہ - انجمن خدام المسیح اور جامعہ احمدیہ کے مقابلہ میں ہمارے سکول کے طلبار کامیاب رہے - مقامی اداروں سے مباحثات کرنے کے علاوہ سال زیر رپورٹ میں گورنمنٹ کالج لاہور اور پرنس آف ویلز کالج جموں کی علمی و ادبی مجالس سے مناظرے کرکے نہ صرف مجموعی طور پر ہماری ٹیم نے بلکہ انفرادی طور پر بھی ہمارے دو طالب علموں نے امتیاز حاصل کیا - پنجاب کے اعلےٰ علمی اداروں کے مقابلہ میں اپنے سکول کے طلبا کی کامیابی باعث مسرت ہے :-

قادیان میں متعدد علمی مذاکرات میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب فاضل خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال مولوی عبد المغنی صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ - ملک غلام فرید صاحب ایم اے - خان بہادر چودھری ابوالہاشم صاحب ایم - اے - مولوی ابوالعطار صاحب جالندھری - ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی - مولوی ذوالفقار علی خانصاحب خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل چودھری عبد المجید صاحب بی - اے آنرز اور شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹرز اور بابو اکبر علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف ریلوے ورکس نے خاص طور پر دلچسپی کا اظہار کرکے طلبار کی حوصلہ افزائی فرمائی -

علمی اور مجلسی مذاق پیدا کرنے سے علاوہ ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے کھیل کے میدان میں بھی ترقی کی راہ پر گامزن رہے - چنانچہ ہمارے سکول کی ہاکی ٹیم منیر ہاکی ٹورنامنٹ میں اور جملہ ٹیمیں احمدیہ ٹورنامنٹ میں شامل ہوئیں - ہماری ہاکی ٹیم نے ڈی - بی - ہائی سکول سری ہرگوبندپورہ کی ٹیم کو شکست دی - رندھیر کالج کپورتھلہ کے ساتھ برابر رہی - اور دھاریوال ٹورنامنٹ میں شامل ہوئی - اور گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور اور اسلامیہ ہائی سکول مینگڑی کو شکست دے کر ایک شاندار کپ حاصل کیا - اس ٹورنامنٹ میں مجموعی طور پر کامیابی حاصل کرنے کے علاوہ سکول ٹیم کے متعدد کھلاڑیوں نے انفرادی طور پر بھی امتیازی میڈلز حاصل کئے :-

صاحب صدر ! سکوٹنگ کی طرف بھی امسال خاص توجہ دی گئی - چنانچہ وائسرائے بہادر کے دربار لاہور کے موقعہ پر ہمارے سکول کے سولہ طلبار پی - ٹی میں شامل ہوئے اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب مدارس کے زیر اہتمام جو سکوٹ ٹریننگ کیمپ ہوا - اس میں ہمارے آٹھ سکوٹس شامل ہوئے - اور باقاعدہ ٹریننگ حاصل کرکے ٹینڈرفٹ کا امتحان پاس کیا :-

بالآخر انعامات کی فہرست پیش کرنے سے پہلے میں یہ عرض کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ احمدیہ ٹورنمنٹ میں کہنہ مشق کلبوں کے مقابلہ میں امتیاز نہ حاصل کرسکنے کی وجہ سے چونکہ ٹورنامنٹ کمیٹی کی طرف سے ان کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی نہیں ہوئی - جو کم عمر اور ناتجربہ کاری کے اعتبار سے ہمارے نزدیک انعامات کے مستحق تھے - لہذا ہم اپنے طور پر سپورٹس فنڈ میں سے مناسب انعامات مہیا کررہے ہیں - اسی طرح دو انعام ڈیبیٹنگ سوسائٹی کی طرف سے علمی مباحثات اور تقریر کا شوق بڑھانے کی خاطر قادیان کے اداروں کے بہترین مقررین کو پیش کئے جارہے ہیں - مستحقین کا یہ انتخاب ۵ مئی ۱۹۳۸ء کو عمل میں آیا :-

سکول کے بہترین مقررین کے لئے جو دو انعامات

ایک محسن کی یاد میں

جناب حافظ سید عبدالحمید صاحب مرحوم (آف منصوری) کی زندگی کے حالات

از سید فضل الرحمن صاحب فیضی۔ کمرشل ہاؤس کوہ منصوری

بڑے چچا صاحب کی وفات پر ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا۔ کہ میرے چھوٹے چچا حافظ سید عبدالحمید صاحب بھی چھ ماہ کی علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دارفانی سے کوچ کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ایک سوگوار دل کے ساتھ میں اپنے ان دوسرے بزرگ کے حالات بھی قلمبند کرتا ہوں۔ مضمون اول میں محترم حافظ سید عبدالحمید صاحب کا ضمناً ذکر آچکا ہے۔ یہاں میں ان مخصوص باتوں کا ہی ذکر کروں گا۔ جن کا تعلق میرے اس بزرگ ثانی کی زندگی سے مختص ہے۔ مرحوم کو میں ہمیشہ چچا جی کہہ کر پکارا کرتا تھا۔ لہذا اس مضمون میں بھی میں اسی نام سے یاد کروں گا چچا جی ۱۸۸۹ء میں منصوری میں پیدا ہوئے تھے۔ سولہ سال کی عمر میں سایہ پدری آپ کے سر سے اٹھ گیا تھا۔ جس کے بعد اپنے دو بڑے بھائیوں کی مشفقانہ معیت میں آپ نے کتاب زندگی کے نئے باب کو شروع کیا۔ مرحوم بھی حافظ قرآن تھے۔ دادا صاحب مرحوم کے زمانہ سے چونکہ ہمارے خاندان میں مذہبی لائنوں پر تربیت کی داغ بیل پڑ چکی تھی اور اسلامی حدود و پابندیوں کا لحاظ رہا۔ اس لئے میرے عم ثانی سید عبدالحمید صاحب بھی اسی ماحول میں پرورش پائے ہوئے تھے۔ آپ نے بھی مذہب اسلام کی پاسداری کو ہمیشہ مقدم رکھا۔ اور مراحل زندگی کے لئے اپنے آبائی پیشہ یعنے تجارت کو اختیار کیا۔

آپ بڑے چچا صاحب مرحوم کی تبلیغ سے ۱۹۱۲ء میں احمدی ہوگئے اور بہت مخلص تھے۔ ایک سچے و حقیقی معاون کی حیثیت سے اپنے بڑے احمدی بھائی کا ہر موقعہ پر ہاتھ بٹاتے یعنی تبلیغ احمدیت کے سلسلہ میں جو سعی قبلہ چچا صاحب مرحوم فرماتے۔ اس میں آپکا بھی نمایاں حصہ ہوتا۔ ۱۹۱۶ء تک تو آپ کو دو ایسے بڑے بھائیوں سے واسطہ رہا۔ جن میں سے ایک مخلص احمدی تھے۔ اور دوسرے پکے غیر احمدی (میرے والد صاحب) اس اجتماع ضدین میں یعنے اپنے بڑے بھائیوں کے درمیان مذہبی اختلافات کے باوجود آپ نے دونوں کے احترام کو کمال سعادتمندی کے ساتھ یکساں طور پر نبھایا۔ بعد میں جب قبلہ والد صاحب بھی احمدی ہوگئے تو پھر ہمارے خاندان میں خدا کے فضل سے کلیتہً یکرنگی و یکجہائی آگئی ۱۹۱۴ء میں بڑے چچا صاحب کے ساتھ آپ بھی حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔

چچا جی مرحوم نے احمدی ہوتے ہی ایسی مضبوطی اور اخلاص دکھایا کہ ہمہ تن اسکی تصویر بن گئے۔ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے انکو اس نعمت عظمیٰ کے ہی خواب آتے اور اسی کے تذکرہ میں حظ اٹھایا کرتے۔ آپ کے اہل و عیال بھی ساتھ ہی احمدی ہوگئے تھے۔ مرحوم کا یہ عام شغلہ تھا کہ اپنے گھر میں سلسلہ کی ایک ایک بات کا ذکر کیا کرتے۔ اور احمدی عقائد و خیالات پر روشنی ڈالتے رہتے۔ نیز سلسلہ کے اخبار و رسائل کو شوق سے دیکھتے۔ اور گھر میں دیکھنے کو دیتے۔ اخبار "الفضل" کے پڑھنے کا اسقدر اشتیاق تھا کہ ہمارے خاندان میں یہ اخبار آتا تو پتہ نہ لگتا کہ کہاں گیا تلاش کرنے پر معلوم ہوتا کہ چچا جی مرحوم کے گھر میں پہونچا ہوا ہے۔ اکثر اوقات آپ "الفضل" کو لیکر اپنے اہل و عیال کے درمیان بیٹھ جاتے۔ اور انکو سنایا کرتے (بعد میں الگ الگ الفضل جاری کرائے گئے تھے) بظاہر یہ ایک معمولی سی بات ہے۔ مگر نتیجہ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ بہت بڑی بات تھی۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے خاندان کا بچہ بچہ باوجود ان دنوں مرکز سے دور رہنے کے سلسلہ کے عام کوائف و حالات سے حتی الوسع واقف تھا۔ اور آج قادیان سے انس و وابستگی رکھتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بیجوں سے ہی بڑے بڑے درخت پیدا ہوتے ہیں

تبلیغی جدوجہد میں بھی چچا جی مرحوم دل کھول کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ جہاں اپنے واقف کاروں کو پیغام حق سنایا کرتے۔ وہاں اپنے تمام غیر احمدی رشتہ داروں کو بھی وقتاً فوقتاً احمدیت کی تبلیغ کیا کرتے۔ سفر میں حضر میں دوکان میں اور باہر جہاں تبلیغ کا موقعہ میسر آتا۔ اُسکو مرحوم ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ آپ کا طرز کلام جاذب توجہ ہوا کرتا۔ کیونکہ ہمیشہ آپ کو مخالف کے جذبات و احساسات کا خیال رہا کرتا تھا۔ ۱۹۲۱ء میں جب بڑے چچا صاحب منصوری سے ہجرت کر کے قادیان تشریف لے گئے تو ان کی جگہ آپ ہی انجمن احمدیہ منصوری کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے۔ آخیر ۱۹۳۷ء تک آپ نے اس عہدہ کو بڑی خوش اسلوبی و کامیابی کے ساتھ نبھایا۔ مقامی انجمن کے اجلاسوں میں جب آپ صدارت فرمایا کرتے۔ تو دوران کارروائی میں نظام اور وقار مجلس کا بہت لحاظ رکھتے اور کسی بے جا بات کو نہ اٹھنے دیتے نیز اپنی رائے کا اظہار بلا خوف اکثریت یا پاس اقلیت کے فرمایا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں آپ میں یہ وصف بھی بہت نمایاں تھا۔ کہ اگر کسی وجہ سے آپ کو کسی دوست سے کوئی ذاتی شکائت ہو جاتی تو جماعتی مفاد و کارروائی کے سامنے آپ اس شکائت کو بالکل نظر انداز کر جاتے۔

چچا جی مرحوم کو عمارتی کاموں سے بیحد دلچسپی تھی۔ یہ کام خواہ چھوٹا ہو یا بڑا آپ بڑے شوق سے بنوایا کرتے تھے۔ جب ہمارا سارا خاندان احمدی ہوگیا۔ تو مسجد احمدیہ کی تعمیر کا سوال اٹھا۔ اس وقت آپ نے بصد شوق اس کام کو اپنے ذمہ لیا۔ اور اپنی نگرانی میں مسجد احمدیہ کو اس کی موجودہ شکل میں تعمیر کرایا۔ آپ نے ان تمام چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی جو ضروریات مسجد و موسمی آرام سے تعلق رکھتی ہیں تعمیر مسجد کے وقت پورا خیال رکھا۔ آپ کے عمارتی کاموں میں ایک طرح کی نفاست توازن و خوبصورتی سب نمایاں ہوتی تھی اور حتی المقدور آپ اچھا و اعلےٰ کام ہی کرایا کرتے۔ تھرڈ کلاس کاموں سے آپ کی طبیعت کو کوئی لگاؤ نہ تھا۔

چچا جی ہر اس بات سے جسکا تعلق احمدیت یا انجمن احمدیہ سے ہوتا گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا کرتے۔ جماعت کی طرف سے جو پبلک تحریکیں یا جلسے ہوا کرتے۔ آپ بڑے شوق سے ان میں حصہ لیا کرتے۔ اور انکے اثر و نتائج پر بھی نگاہ رکھتے۔ جلسہ گاہ کے متعلق ہر بات کا خیال رکھنا پوری دلچسپی سے کام کو نبھانا اور کارکنوں سے دریافت کرتے رہنا کہ انتظام ٹھیک ہوگیا ہے یا نہیں۔ یہ سب ایسی باتیں تھیں۔ جن پر آپ کی توجہ لگی رہتی تھی۔ اور ایک ایک بات کے متعلق جب تک پوری رپورٹ نہ سن لیتے مرحوم کو تسلی نہ ہوتی۔ جو کام ٹیم اسپرٹ کے ساتھ یعنے اتفاق سے مل جل کر کیا جاتا۔ مرحوم اس سے بہت خوش ہوتے۔ پھر قادیان سے وقتاً فوقتاً جو ٹریکٹ برائے تقسیم آتے۔ آپ خود بھی دوکان پر آنے جانے والوں کو دیتے۔ اور اگر کوئی ٹریکٹ زیادہ اہم ہوتا تو لوگوں کو پاس بٹھا بٹھا کر اس کی وضاحت بھی فرمادیا کرتے۔ چچا جی ہر بات میں دلچسپی لیتے ہر کام میں حصہ لیتے۔ مگر ہمیشہ اخلاص و محض اخلاص سے ہی۔ نمائشی خصلتوں سے آپکو طبعاً عار تھا۔

چچاجی "عبدالحمید" تھے۔ اور صاحب اوصاف حمیدہ بھی۔ آپ شریف الطبع تھے اور منکسر المزاج۔ اسلامی وضع کے دلدادہ تھے اور صاف وستھرے رہنے کے عادی۔ آپ مہمان نواز تھے۔ اور خلیق میزبان۔ نوکروں پر انحصار نہ رکھتے بلکہ اپنے ہاتھوں سے مہمانوں کی خدمت کرنے میں عزت وفخر محسوس کیا کرتے۔ ویسے بھی ہر خاص وعام سے محبت ورواداری کا ہی سلوک برتتے۔ آپ مخیر تھے۔ اور غمگسار بھی۔ غرباء ومساکین کا بے حد خیال رکھا کرتے تھے۔ منصوری میں بھی اور منصوری سے باہر بھی۔ آپ جب کسی غریب حاجتمند کی امداد کرتے۔ تو ایسے خاموش طریق پر کہ اوروں کو پتہ بھی نہ چلتا۔ اور اس کی حاجت روائی ہو جاتی جذباتی لحاظ سے آپ بہت نرم دل تھے اور واقف درد بھی۔ آپ کی سب سے بڑی صفت وقار تھی۔ جس کے ماتحت ضبط وتحمل۔ صبر وخاموشی۔ پاسداری وقربانی وغیرہ یہ سب باتیں اپنے اپنے محل پر آپ کی ذات سے صادر ہوا کرتی تھیں۔ ویسے دنیا میں باوقار ہونا بظاہر بہت مہنگا وصبر آزما ہوتا ہے۔ کیونکہ اس صفت عالیہ کی فوقیت و خوبی سطحی مذاق کے لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل اور ان کے فہم سے بالاتر ہوتی ہے۔ اور وہ نادانی سے وقار کو تکبر یا پھر سادگی پر محمول کر لیا کرتے ہیں۔ یہ بے ربطی وتفاوت مذاق ہی دنیا کے ہر افسوسناک ڈرامے کی تہ میں کارفرما نظر آتا ہے۔ اور اسی کے نتیجہ میں باوقار انسان ہمیشہ اپنے پہلو میں ایک دکھا ہوا اور ستایا ہوا دل رکھتا ہے۔ لیکن دل کی یہ مسلسل حالت باوجود خلش پرور ہونے کے نرالی دلا علاج محسوس نہیں ہوا کرتی۔ کیونکہ ؎

درد کا حد سے گذرنا ہے دوا ہو جانا

اس صورت میں قلبی تفوق باوقار انسان کو ہمیشہ صبر کے بلند مقام پر ہی رکھتا ہے۔ جس سے نیچے اترنا وہ قطعی پسند نہیں کر سکتا ...... اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ چچاجی کا دل بھی اسی قسم کی درد بھری حالت کا خوگر تھا۔

مگر آپ بے حد صابر تھے۔ اور قانع بھی۔ درگذری بھی آپ کا شیوہ تھا دنیا میں غلط فہمیوں کا شکار ہونا کوئی عجوبہ نہیں۔ البتہ ان پر مصر رہنا کمزوری ہوتی ہے۔ مرحوم اس کمزوری سے بالکل پاک تھے۔ بڑی سے بڑی اختلافی بات پر بھی جب حقیقت سے آگاہ ہو جاتے۔ تو کمال مومنانہ شان کے ساتھ رجوع الی الحق کر لیتے۔ اور بہت ہی خوش ہوتے۔ یہ بھی صاحب وقار کی ایک شان ہوتی ہے۔ شروع مارچ ۱۹۳۸ء میں وفات سے ایک ماہ قبل مرحوم سے قادیان میں میری ایک خاص ملاقات ہوئی تھی۔ جو لطیف بھی تھی۔ اور پُر درد بھی۔ میں نے اس موقعہ پر اپنے بزرگ چچاجی کی تمام ذاتی وقلبی خوبیوں کا پھر ایک مرتبہ اور آخری بار مشاہدہ کیا۔ اللہ ان کو غریق رحمت کرے!

انسان کی چھوٹی چھوٹی خصوصیات بھی جو نواتر کا رنگ رکھتی ہوں اس کے اندرونے کا پتہ دیتی ہیں۔ اور بعض اوقات تو اس کی شخصیت کی پوری تصویر پیش کر دیتی ہیں اس ضمن میں ایک چھوٹی سی اور آخری بات کا ذکر کرتا ہوں۔

چچاجی مرحوم جب نماز پڑھا کرتے تھے تو بڑے خشوع وخضوع اور اطمینان کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ آپ کے قیام وقعود۔ رکوع وسجود میں عبودیت کی پوری جھلک ہوتی تھی۔ اور ہمہ تن عجز ہو کر مالک حقیقی کے حضور گرا کرتے تھے۔ آپ کا بشرہ اور آپ کا جسم ایک عجیب انکسار تضرع ومحویت تام ظاہر کیا کرتا تھا۔ میں نے چچاجی کو کبھی عجلت کے ساتھ نماز پڑھتے نہیں دیکھا روزمرہ کی عبادت میں آپ کی حرکات کا ہمیشہ پُرسکون ویکساں ہونا بھی دراصل آپ کی شخصیت قلبی ماہیت وآپ کے کیریکٹر پر روشنی ڈالتا ہے۔

دل چاہتا ہے اور لکھوں۔ لیکن بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

جون ۱۹۳۷ء میں منصوری پر آپکو خفیف سی حرارت شروع ہو گئی تھی جس کو پہلے معمولی سمجھا گیا۔ لیکن بعد میں وہ مستقل بخار کی صورت اختیار کر گئی۔ پہلے ڈاکٹری علاج کیا۔ لیکن مرض میں کوئی تخفیف نہ ہوئی۔ نومبر میں آپ لدھیانہ پہنچے۔ پھر جنوری ۱۹۳۸ء میں قادیان تشریف لے گئے وہاں یونانی علاج کیا گیا۔ بیماری کے سبب آپ کا جسم بہت لاغر ہو گیا تھا۔ شروع اپریل میں کچھ افاقہ محسوس ہوا۔ اور بخار بھی ٹوٹ گیا۔ لیکن پھر حلق میں دونوں طرف کچھ گلٹیاں سی نمودار ہو گئیں۔ جن سے نقاہت تیزی سے بڑھنے لگی۔

بالآخر ۱۹ اپریل ۱۹۳۸ء کو آپ باتیں کرتے کرتے بڑے اطمینان کے ساتھ اور بغیر کسی تکلیف کے دنیا ومافیہا کو الوداع کہکر اپنے مالک حقیقی کی طرف کوچ کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

میں دہلی میں تھا۔ تار گیا۔ اگلے دن قادیان پہنچا۔ قبلہ والد صاحب اور دیگر اقرباء بھی لدھیانہ سے قادیان پہنچ گئے تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم بھی موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

اے رب رحیم! تو اپنے فضل و کرم سے میرے چچاجی مرحوم کی روح پر بے شمار برکتیں نازل فرما۔ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کر۔ اور ان کے اہل وعیال وجملہ پس ماندگان کا تو ہر طرح سے حافظ وناصر ہو۔ نیز افضل ورحم ہمیشہ ان کے شامل حال رہے۔ آمین ثم آمین

تبلیغ احمدیت کی اہمیت اور ہر احمدی کا فرض

رپورٹ احمدیہ مشن مشرقی افریقہ بابت ماہ مئی و جون ۱۹۳۸ء

بیرونی ممالک کے مبلغین کیلئے دعا

احباب سے توقع ہے کہ بیرونی مشنوں کی رپورٹوں کو غور سے پڑھیں گے اور ان مبلغین اور احباب کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں گے جو وطن سے دور دراز مقامات پر تبلیغ کر رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں ایک احمدی کے لئے اب وطن کوئی نہیں رہا اللہ تعالیٰ کی مخلوق روحانی پانی کی پیاس سے جان بلب ہے اور احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے پیاسے بھائیوں کو روحانی آب حیات سے سیر کریں اور چونکہ ان جان بلب پیاسوں کی ہر طرف بے انتہا کثرت ہے اس لئے ہر احمدی کا کام ہے کہ وہ دیوانہ وار اس خدمت میں محو ہو جائے اور اپنے وطن اپنے عزیزوں اور خود اپنے آپ کو بھی بھول جائے۔ جو دوست خود نہیں جا سکتے۔ وہ اپنے دل سے دعا کے ساتھ ان کام کرنے والوں کے ہر دم اور ہر لحظہ شریک حال رہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر قسم کے آفات اور کمزوریوں اور کوتاہیوں سے محفوظ رکھے اور دینی خدمت کے لئے تقویت بخشے۔ اور ان کے خلاف شیطانی منصوبوں کو ناکام و نامراد کر دے۔ آمین

ہر احمدی کو کیا کرنا چاہیئے

ان دعاؤں کے ساتھ احباب کو خود اپنے اپنے مقامات پر ایسے ہی جوش سے کام کرنے میں لگا رہنا چاہیئے کہ ان کی بے لوث دھن اور قربانی سے بھرے ہوئے اخلاص کی جد و جہد کی خوشبو آسمان سے فرشتوں کو کھینچ لے جو ہماری تعداد اور ہمارے اسباب اور ہماری طاقت کی کمی کے نقص کو اپنی کثرت سے پورا کر دیں اور کرہ ارض جلد سے جلد آسمانی نور سے منور اور الٰہی عشق کے عطر سے معطر ہو جائے۔ آمین

بہترین فصل کو سینچو

زمیندار اس فصل کو بونے اور سینچنے میں دن رات ایک کر دیتا ہے اپنے آرام اور بھوک پیاس کا بھی خیال نہیں کرتا۔ جس فصل سے اس کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہونے کی امید ہوتی ہے اس زمانہ میں احمدیت کی تبلیغ بہترین فصل ہے اس کے بونے اور سینچنے میں لگ جاؤ۔ یہ فصل اس قدر دولت لائے گی کہ تم سمیٹ نہ سکو گے نہ تمہاری اولادیں سمیٹ سکیں گی بلکہ ایک ایسا ذخیرہ جمع ہو جائے گا کہ پشت ہا پشت تک تمہاری نسلیں مالا مال رہیں گی۔

تبلیغ احمدیت کے نتائج

تبلیغ احمدیت اس بیمار دنیا کا علاج اور اس گناہوں سے پامال دنیا کا واحد سہارا ہے یہ ایک درخت ہے جس سے ہر ضرورت کے مطابق پھل ملتا ہے۔ اگر کوئی مفلس ہے تو تبلیغ سے زردار بن جائے گا اور اگر کوئی تجارت میں کمزور ہے تو تبلیغ سے کامیاب ہو جائے گا اور اگر کوئی بے روزگار ہے تو تبلیغ سے بارو زگار ہو جائیگا اور اگر کوئی اہل حرفہ بے کار رہے تو تبلیغ سے انشاء اللہ باکار ہو جائیگا۔ کمزور فصلوں والے زمینداروں کی فصلیں اچھی ہو جائیں گی بے اولادوں کو صالح اولاد مل جائے گی۔ غرض زمینداروں کو زراعت میں تاجروں کو تجارت میں صنعت و حرفت والوں کو اپنی صنعت و حرفت میں ترقی کا پھل اور ہر کام کرنے والے اور ہر نیک غرض رکھنے والے کو اپنی مراد کا پھل اسی ایک درخت تبلیغ احمدیت سے مل سکتا ہے۔ بشرطیکہ خالصۃً خدا کے لئے تبلیغ ہو نہ کہ اپنے نفس کی بڑائی کے لئے۔

اپنا وعدہ پورا کرو

ہر احمدی نے یہ دولت اس وعدہ کے ساتھ لی ہے کہ وہ خدا کا شکر بجا لاتے ہوئے اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور دوسرے لوگوں کو یہ دولت تحفہ کے طور پر دے گا جتنا اس کو معلوم ہے وہ دوسروں کو محبت و خیر خواہی کے ساتھ پہنچا دے گا خواہ ایک لفظ ہی کیوں نہ ہو اس فرض سے نہ عالم فارغ ہے نہ جاہل نہ زمیندار فارغ ہے نہ تاجر۔ ایک مزدور کے ساتھ بھی یہ فرض اسی طرح لگا ہوا ہے جس طرح کسی عالم فاضل اور امیر کے ساتھ کوئی مرد اور کوئی عورت اس فرض سے سبکدوش نہیں یہ تقسیم انعام کا زمانہ ہے جو ذرا بھی کوشش کرے گا انعام پائے گا۔ واللہ المستعان وباللہ التوفیق

عبد المغنی خان ناظر دعوت و تبلیغ

تبلیغی دورہ

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نیروبی ۱۸ جون تک رہا۔ اور ۱۹ جون کو وہاں سے روانہ ہو کر اماردشہ۔ کنڈوا انگی اور ڈوڈومہ سے ہوتا ہوا ۲۲ جون شام کو ٹبورا پہنچ گیا۔ نیروبی سے برادرم بشارت احمد صاحب پسر استاذی المکرم جناب ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے بھی میرے ساتھ ٹبورا آئے۔ برادرم موصوف نے چند ماہ تبلیغ کے لئے وقف کئے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء

تبلیغی ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں ۵۰ سے زائد اصحاب سے ملاقاتیں کی گئیں۔ یہ ملاقاتیں مختلف اقوام و مذاہب کے آدمیوں سے مختلف شہروں اور دیہات میں کی گئیں جن میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی گئی۔ چند ملاقاتوں کی مختصر تفصیل بیان کئے دیتا ہوں۔

(۱) Mr. Kalu Bala جو یوگنڈا کے باشندے ہیں اور امریکہ میں قریباً ۹ سال تک رہ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کر چکے ہیں ان سے متعدد مرتبہ خاکسار یوگنڈا میں مل چکا تھا۔ انہیں اسلام کی تبلیغ کی گئی اور لٹریچر بھی دیا گیا۔ اب وہ دوبارہ امریکہ جاتے ہوتے نیروبی میں چند دن ٹھیرے اور ان سے ملنے کا موقعہ ملا۔ ان کے ساتھ تین اور افریقن معززین بھی تھے جو کینیا کالونی کے رہنے والے ہیں۔ انہیں احمدیہ مسجد نیروبی دکھائی۔ ان میں سے سوائے ایک کے باقی سب کے لئے یہ پہلا موقعہ تھا کہ وہ ایک اسلامی عبادت گاہ کے اندر داخل ہوئے مسجد طریق عبادت اور اسلامی عبادت کی سادگی اور اس میں مساوات کے شاندار پہلو کا ذکر بھی ہوتا رہا۔ ان میں سے ایک دوست جو کینیا کالونی کے ایک سکول میں ٹیچر ہیں اور بی اے ہیں کہنے لگے کیا انگریزی میں اسلامی لٹریچر آپ دے سکتے ہیں؟ میں نے کہا کیوں نہیں اس کے بعد مذہب اسلام کے متعلق بعض خاص اعتراضات جو افریقن دماغ میں عیسائیوں کی طرف سے بٹھانے کی کوشش کی گئی ہے ان کے متعلق دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔

(۲) مشرقی افریقہ میں آغا خانی اسمٰعیلیوں کی آبادی باقی ہندوستانیوں کی نسبت اکثریت میں ہے۔ نیروبی میں بھی ان کی اچھی خاصی تعداد ہے۔ اور تجارت کا بیشتر حصہ ان کے قبضہ میں ہونے کی وجہ سے وہ مالدار ہیں۔ میں ایک عرصہ سے ان کے لٹریچر کی تلاش میں ہوں۔ اس سلسلہ میں نیروبی میں مجھے ان کے جماعت خانہ میں جانے کا موقعہ ملا۔ اور نیروبی کی اسمٰعیلیہ کونسل کے سکرٹری سے ملاقات کی۔ اور ان کے فرقہ کا لٹریچر حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ سکرٹری صاحب نے لٹریچر تو الگ رہا اپنی کونسل کے قواعد و ضوابط کی ایک کاپی قیمتاً دینے سے بھی انکار کر دیا۔ حالانکہ وہ کہہ چکے تھے۔ کہ یہ ہر ایک کو مل سکتی ہے۔ دراصل یہ لوگ بھی حتی الوسع اپنا لٹریچر چھپاتے ہیں۔ اور اپنے فرقہ کے لوگوں کے سوا اوروں کو نہیں دیتے۔

۳- نیروبی میں تین خوجے دو آغاخانی اور ایک بوہرہ نوجوان سے ملا۔ اور انہیں ان کی خواہش پر احمدیت کا تعلق اسلام سے اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات سے آگاہ کیا۔ مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی سنکر جو افریقن کی دینی وعلمی ترقی کے لئے رسالہ سواحیلی اور احمدیہ مسلم سکول کی صورت میں جاری ہیں۔ یہ نوجوان متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ دراصل آپ کی جماعت ایک نظام کے ماتحت ہے۔ اور ہر کام باقاعدگی سے ہوتا ہے۔

۴- Babati میں چند افریقن سے ملاقات ہوئی۔ یہاں کے بعض افریقن گزشتہ سال سے میرے واقف ہیں۔ اور رسالہ سواحیلی یہاں کا سلطان باقاعدہ ان میں تقسیم کرتا ہے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر سے آگاہ کیا۔ اور تازہ رسالہ سواحیلی کے چند پرچے انہیں دئے گئے

۵- اروشہ میں ایک معزز دوست سے اگرچہ مختصر گفتگو کرنے کا موقع ملا لیکن انہیں مطالعہ کیلئے سیرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور کشتی نوح دی گئیں۔

۶- کنڈوا رانگی میں عربوں اور افریقن سے ملا۔ اور انہیں بھی تبلیغ کی۔

۷- ٹبورا میں مسٹر رمضانی مٹونی (وزیر سلطانہ) سے ملا اور اسی سلطانہ کے خزانچی مسٹر مڈاجی سے بھی ملاقات کی۔ اور انہیں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے آگاہ کیا۔

۸- شیانگا کے علاقہ کا سلطان گزشتہ دنوں ٹبورا میں آیا ہوا تھا۔ اس سے دو مرتبہ ملا۔ اور احمدیہ مسلم سکول ٹبورا دکھایا۔ اور تبلیغ کی۔

مطبوعات جدیدہ و تقسیم لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل نئے رسائل پمفلٹ اور اشتہارات شائع کئے گئے۔ اور رسالہ سواحیلی مئی وجون دو ماہ کا اکٹھا ایک نمبر دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اس میں عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب میں ایک مفصل مضمون ہے۔ اور کشتی نوح سے ایک حصہ "گناہ ایک زہر ہے۔ اسے مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے۔ اس سے بچو" کا شائع کیا گیا۔ مزید براں قرآن مجید کی چند آیات کا ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔

مشرقی افریقہ کے مختلف شہروں اور علاقوں میں جہاں ہندوستانی اور افریقن احمدی رہتے ہیں۔ انہیں بغرض تقسیم بھجوایا گیا۔ علاوہ ازیں چالیس کے قریب عیسائی دوستوں کو یہ رسالہ بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا۔

برادرم بشارت احمد صاحب اور خاکسار نیروبی سے ٹبورا تک کے سفر میں بھی افریقن میں رسالہ تقسیم کرتے آئے۔ نیروبی میں احمدی بچوں نے رسالہ کی تقسیم میں اور اس کے فروخت کرنے میں خوب دلچسپی دکھائی

۲- انگریزی میں پمفلٹ کی صورت میں Why I became a Muslim کے عنوان سے مسٹر ابو الکلام صاحب آف امریکہ کا ایک مضمون شائع کیا گیا ہے۔ دو ہزار کی تعداد میں خوبصورت اور دیدہ زیب پمفلٹ چھپوایا گیا ہے۔ انگریزی خواں طبقہ علی الخصوص جو عیسائیوں کا ہے۔ اس میں تقسیم کیا گیا۔ نیروبی کے علاوہ دیگر مقامات دارالسلام۔ زنجبار۔ ڈوڈومہ اور کمپالہ میں بھی بھجوایا گیا ہے۔ اور گورنمنٹ سکول ٹبورا میں ۳۴ کے قریب تقسیم کئے گئے۔ چند ایک غیر احمدی معززین میں بھی تقسیم کیا گیا۔

۳- Amliga Muungozi Maagizo اور Yalipoolazim Kila Muislam.

یعنی ہادی کے احکام۔ اور ضروری ہدایات ہر ایک مسلمان کے لئے۔ کے عنوانوں سے سرخ وسیاہ رنگ سے سفید اور موٹے کاغذ پر الواح الہدیٰ کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم۔ اور دس شرائط بیعت دو الگ الگ کالموں میں ایک ہی صفحہ پر چھ سو کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ تا ہر ایک افریقن احمدی اسے خرید کر اپنے گھر میں لگالے۔ اور ان کے ذہن نشین یہ باتیں ہوجائیں۔

احمدی افریقن اسے شوق سے خرید رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام وہدایات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

خطبات وتقریریں

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے دو نکاحوں کے خطبے پڑھے۔ اور سات جمعہ کے خطبات۔ اور پانچ تقریریں کیں۔ ان میں سے ایک تقریر بحیثیت امام الصلوٰۃ نیروبی میں تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق کی۔ ایک تقریر افریقن میں اور باقی تین نیروبی کی جماعت میں مختلف مواقع پر کی گئیں۔ جن میں جوبلی فنڈ زکوٰۃ کی ادائیگی۔ وصیت اور جماعت کے نئے عہدیداروں کو ضروری امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ علاوہ ازیں ٹبورا میں ۱۲ رمئی احمدیہ دارالتبلیغ میں میلاد النبی کے جلسہ کی تقریب میں شیخ صالح صاحب اور بعض دوسرے دوستوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ حاضری اچھی تھی۔

درس وتدریس

۱- عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نیروبی میں جس قدر عرصہ ٹھہرا۔ درس دیتا رہا۔ قرآن مجید کا بالعموم بعد نماز مغرب روزانہ اور ہر اتوار کو بھی عصر کے بعد کبھی کبھی ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی سناتا رہا۔ اور ٹبورا پہنچکر ہفتہ میں پانچ دن بعد نماز مغرب قرآن مجید و حدیث بخاری کا درس افریقن کے لئے سواحیلی زبان میں شروع کر رکھا ہے

جناب حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب نیروبی میں قرآن مجید کا درس دیتے ہیں ممگاڈی میں مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب قرآن مجید کا اور ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتے ہیں۔ کمپالہ میں درس کا سلسلہ باقاعدہ شروع ہے اور مکرم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب قرآن مجید کا درس دیتے ہیں۔

تعلیم و تربیت

احباب جماعت کی تربیت قرآن و حدیث کے درس اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سناتے اور انفرادی طور پر سمجھانے سے کی جاتی ہے۔ ٹبورا کی خواتین جو افریقن ہیں ان میں ہر جمعہ دو گھنٹے کے قریب شیخ صالح صاحب کی اہلیہ صاحبہ وقت خرچ کرتی ہیں اور انہیں احمدیت اور اسلام کی موٹی موٹی باتیں لکھاتی اور سناتی ہیں۔ عورتیں باقاعدہ حاضر ہوتی ہیں۔

(۲) گورنمنٹ سنٹرل افریقن سکول ٹبورا کے ۵۰ لڑکوں کی کلاس کو ہفتہ میں دوبار میری عدم موجودگی میں شیخ صالح دینی تعلیم دیتے رہے۔

(۳) قیدیوں کی تعلیم کے لئے شیخ صالح صاحب ٹبورا جیل میں جاتے رہے اور افریقن میں تبلیغی لیکچر دیتے رہے۔ انڈین قیدیوں کو خاکسار مارچ میں نیروبی جاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں دے گیا تھا۔ انہوں نے ان کتابوں کو پڑھا۔ علاوہ ازیں آئینہ کمالات اسلام۔ ازالہ اوہام اور براہین احمدیہ بھی دارالتبلیغ سے منگوائیں اور پڑھتے رہے ہیں۔ مزید برآں اخبار الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے رہے اور اب جب کہ میں نیروبی وغیرہ کے دورہ سے واپس آیا ہوں۔ ان کے حالات۔ اخلاص اور احمدیت کی واقفیت میں ترقی کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ چشمہ معرفت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پڑھنے کے لئے اب لی ہے

احمدیہ مسلم سکول ٹبورا

یکم مئی کو سکول ایک ماہ کی تعطیلات کے بعد کھلا۔ ۱۲ لڑکوں نے قاعدہ یسرنا القرآن ختم کر لیا ہے۔ اور انہیں اب قرآن مجید شروع کرایا ماہ مارچ میں انسپکٹر آف سکولز نے معائنہ کیا تھا۔ اس کے بعد ڈائرکٹر آف ایجوکیشن کی خدمت میں انہوں نے ہمارے سکول کے متعلق جو رپورٹ دی ہے۔ اس میں سکول کی ترقی اور لڑکوں کی حالت پر اطمینان و خوشی کا اظہار کرتے ہوئے گرانٹ دینے کی سفارش کی ہے۔ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن نے انسپکٹر آف سکولز کی سفارش سے اتفاق کرتے ہوئے گرانٹ دئے جانے کے متعلق یقین دلایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ سکول کو سرکاری گرانٹ مل جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

مخالفت

غیر احمدیوں کی طرف سے ہماری تبلیغی مساعی اور سکول کی ترقی میں روک پیدا کرنے کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ آج کل ایک غیر احمدی مولوی یہاں آیا ہوا ہے اور سکول کے خلاف پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اور لڑکوں میں بے چینی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے کرم سے امید ہے کہ یہ لوگ خائب و خاسر رہیں گے انشاء اللہ

خدام و اطفال احمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ نیروبی اور اطفال کی مجلس خدا کے فضل سے جوش و اخلاص کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ اطفال کی مجلس کے نگران چوہدری محمد شریف صاحب ہیں۔ سوال و جواب کے رنگ میں لڑکوں کو احمدیت کے مسائل سمجھاتے ہیں اور ان میں احمدیت کی روح پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اس کے آثار نہایت ہی خوشکن ہیں۔ اطفال کی مجلس میں مجھے ایک موقع پر شامل ہونے کا موقعہ ملا ان سے سوال کیا گیا کہ وہ کیا دعا کیا کرتے ہیں۔ کسی بچے نے کہا کہ ایمان کی سلامتی اور تندرستی کے لئے۔ کسی نے بتایا احمدیت کے غلبہ اور راہ راست پر چلنے اور والدین کے لئے کسی کا جواب تھا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی درازی عمر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واردھا گنج ۲۵ جولائی۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں گاندھی جی نے بھی شرکت کی۔ اور اس سوال پر دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ کہ فرقہ وار مسئلہ کے متعلق گفتگو کے سلسلہ میں مسٹر جناح کو کیا جواب دیا جائے۔ چنانچہ اس جواب کا مسودہ خود گاندھی جی نے لکھوایا۔ اس میں اس بات پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ کہ کانگرس کی مجلس عاملہ مسلم لیگ کو ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور غور و خوض کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ملک کی موجودہ فضا کے پیش نظر ہندو مسلم مفاہمت کی گفت و شنید کو جاری رکھنا مفید نہیں۔ تاہم اگر مسٹر جناح خط و کتابت جاری رکھنا چاہیں تو کانگرس اس دروازہ کو بند نہیں کرے گی۔

شملہ ۲۵ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت پنجاب نے ۱۹۳۶ء کی فصل ربیع کے لئے مالیہ بعض مقامات پر بالکل معاف کر دیا ہے اور بعض سے وصولی ملتوی کر دی ہے معافی ۶ لاکھ ۳۳ ہزار کی اور التوا ۴ لاکھ ۸۴ ہزار کا ہوگا۔ معافیاں اضلاع گوڑگانواں۔ حصار۔ امرتسر اور شاہ پور میں کی گئی ہیں۔ اسی طرح تقاوی کی بعض رقوم معاف اور بعض کی وصولی ملتوی کی گئی ہے۔ یہ معافیاں بھی اضلاع گوڑگانواں اور حصار میں ہیں۔ اعلان میں وعدہ کیا گیا ہے کہ ان رعایتوں کے علاوہ بعض علاقوں میں تدریجی پیمانہ تشخیص کے نفاذ کے باعث معاملہ زمین میں بھی معافیاں منظور کی گئی ہیں۔ نیز زرعی پیداوار کی قیمتیں گر جانے کے باعث مزید خاص معافیاں زیر غور ہیں۔ جن کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

لاہور ۲۵ جولائی۔ پنجاب پراونشل کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے ریزولیوشن پاس کر کے تمام کانگرسی کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ زمینداروں کے متعلق پاس شدہ بلوں کے متعلق پنجاب میں جو ایجی ٹیشن جاری ہونے والی ہے وہ اس میں بالکل حصہ نہ لیں۔

کراچی ۲۵ جولائی۔ سندھ کی موجودہ وزارت کو کانگرس پارٹی کی قرارداد نے خاتمہ کے بالکل قریب کر دیا ہے۔ ایک قرارداد یہ ہے۔ کہ کانگرس پارٹی مشروط طور پر وزارت کی تائید و حمایت سے دست کش ہوتی ہے۔ اور اپنے طرز عمل میں آزاد ہے۔ دوسری یہ کہ اگر کوئی پارٹی موجودہ وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کے لئے سندھ اسمبلی کا فوری اجلاس طلب کرے گی۔ تو کانگرس پارٹی اس کا ساتھ دے گی اس شرط کے ساتھ کہ اگر نئی وزارت کی ترتیب کا موقعہ اس پارٹی کو دیا گیا تو وہ مجوزہ شرح آبیانہ کے بل کو ایک سال کے لئے ملتوی رکھے گی۔ اتحادی وزارت کے قیام کو اپنے ہاتھ میں لینا صوبہ اور کانگرس کے مفاد کے خلاف قرار دیا گیا ہے۔ وزارت نے سر غلام حسین پارٹی کا تعاون حاصل کرنے کی جو کوشش کی تھی۔ وہ بھی کارگر نظر نہیں آتی۔ کیونکہ پارٹی مذکور کے سیکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ ہمارا کوئی ممبر وزارت کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتا۔

امرتسر ۲۵ جولائی۔ کسانوں کی جتھہ بازی کا آج چھٹا روز ہے۔ چنانچہ آج بھی ۲۹ اشخاص کا ایک جتھہ ریلوے پل پر پہنچا۔ اور منتشر ہونے سے انکار کر دیا۔ تو گرفتار کر کے سب کو کسی نامعلوم مقام کی طرف بھیج دیا گیا۔

بیت المقدس ۲۵ جولائی۔ ونسٹن مارکیٹ حیفا میں آج اعراب اور یہود میں خوفناک تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں ۵ افراد ہلاک اور ۵۰ شدید مجروح ہوئے۔ اس کے فوراً بعد ایک جگہ ایک یہودی کو اور دوسری جگہ ایک عرب کو گولی سے اڑا دیا گیا ہر علاقہ میں سخت خطرہ ہے۔ پولیس اور فوج کڑی نگرانی کر رہی ہے۔

حیدرآباد ۲۵ جولائی۔ حضور نظام نے کونسل کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ جینیوں کے ننگے سادھو دن کے وقت نقل و حرکت نہیں کر سکتے۔ اگر وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا چاہیں۔ تو رات کے بارہ بجے سے ۴ بجے تک ایسا کر سکتے ہیں۔ جینی اس حکم کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر ہند نے پنڈت جواہر لال نہرو کو لکھا ہے کہ فیڈریشن سکیم میں وہ جو ترمیم کرانا چاہتے ہیں۔ ان کو ایک میمورینڈم کی صورت میں پیش کریں تاکہ حکومت برطانیہ فیڈریشن کے خلاف اہل ہند کی شکایات دور کرنے کی کوشش کرے۔

قاہرہ ۲۴ جولائی۔ شہزادہ محمد عبد المنعم عباس حلمی پاشا جو سابق خدیو مصر کے صاحبزادہ ہیں کی منگنی شاہ احمد...

عورتیں اب بیمار نہ رہیں

مستورات کی خفیہ پیچیدہ اور مزمن امراض کی تشخیص اور علاج اگرچہ حکیم اور ڈاکٹر صاحبان کرتے ہیں۔ لیکن عورت جو فطرتاً شرم و حیا کا مجسمہ ہے۔ مردوں کے سامنے کبھی بھی اپنے سارے حالات بیان نہیں کر سکتی۔ خواہ معالج اس کا باپ یا کوئی قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ لہٰذا عقلمندی یہی ہے کہ عورتوں کے معاملے میں کسی باقاعدہ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار طبیبہ کی طرف رجوع کیا جائے۔ خصوصاً جب کہ خط و کتابت سے بآسانی مکمل تشخیص و علاج ہو سکتا ہو

زینب خاتون سند یافتہ (طبیبہ کاملہ) پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ شاہدرہ لاہور

فارم ۱
فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ گوبند رام ولد ادتم چند وادتم چند ولد باچھی رام ذات گنا ڑہ سکنہ بشیانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۲۲/۱ ۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۸/۵ ۳۸ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱
فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء
بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ رحمان ولد غلام حیدر ذات شاہ بہلول سکنہ جھنگ شاہ بہلول تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۸/۸ ۳۸ مقرر کیا ہے لہٰذا جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۲/۵ ۳۸ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

سفر کے لئے تسہیلات

سفر کرنے والی پبلک کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ کہ اپریل ۱۹۳۸ء سے سیٹیں۔ برتھ ڈبے اور گاڑیاں صرف ٹکٹ پیش کرنے پر ریزرو کرائی جاسکتی ہیں۔ اول اور دوم درجہ کے مسافر اور ان کے تیسرے درجہ میں سفر کرنے والے ملازم اپنی تاریخ اجرائے سفر سے پندرہ روز پہلے تک کے عرصہ میں ٹکٹ خرید سکتے ہیں۔ پبلک کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ ٹکٹ خریدتے وقت اس پر بکنگ کلرک سے اس کے دستخطوں کے ساتھ وہ تاریخ لکھوالیں۔ جس تاریخ کو کہ وہ اپنا سفر شروع کرنا چاہتے ہوں ؞

مزید تفصیلات کے لئے اپنے قریبی ریلوے سٹیشن ماسٹر

یا

چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور سے درخواست کریں

اجمیر کے لئے واپسی ٹکٹ

خواجہ صاحب کے عرس کے سلسلہ میں جو اجمیر میں منعقد ہوگا۔ مندرجہ ذیل سٹیشنوں سے تیسرے درجہ کے رعایتی واپسی ٹکٹ ۱½ کرایہ پر نارتھ ویسٹرن اور بی بی اینڈ سی آئی ریلوں پر اجمیر تک اور براستہ دھلی واپسی سفر کے لئے جاری کئے جائیں گے۔ یہ ٹکٹ ۲۲ اگست سے ۲ ستمبر ۱۹۳۸ء تک جاری کئے جائیں گے۔ اور واپسی سفر کے لئے ۹ ستمبر ۱۹۳۸ء تک کار آمد ہو سکیں گے۔

پشاور چھاؤنی۔ پشاور شہر۔ نوشہرہ مردان۔ حویلیاں

کوہاٹ چھاؤنی کیمبل پور۔ راولپنڈی جہلم۔ لاہور۔ امرتسر

جالندھر شہر۔ لدھیانہ۔ ملتان شہر۔ بہاول پور۔

مزید تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کیجاسکتی ہیں

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عوام کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ وادئی کانگڑہ کا ٹرمنیس سٹیشن جوگندر نگر ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء کی نصف شب سے بیج ناتھ پپرولا میں منتقل کردیا جائے گا۔ تمام مسافر پارسل سامان وغیرہ جو جوگندر نگر کے لئے بک کیا جاتا رہا ہے۔ ۳۱/۱۰/۳۸ کے بعد سے بیج ناتھ پپرولا تک بک کیا جائیگا۔ جوگندر نگر سے پرے کے مقامات کے لئے ریل اور سڑک کی مشترکہ سروس کا سلسلہ جوگندر نگر سے ریلوے سٹیشن اٹھا لینے کے بعد براستہ بیج ناتھ پپرولا جاری رہیگا۔

جنرل منیجر لاہور

تصحیح

خلافت جوبلی فنڈ کی رقوم جو اخبار الفضل ۲۸ جون ۳۸ء میں شائع ہوئی ہیں۔ انمیں جماعت برنالہ کا نام غلطی سے درج ہوگیا ہے۔ اس جماعت نے اپنے بجٹ سے بھی زیادہ رقم یعنی بجائے ۹۷/۰ کے ایک سو روپیہ کا وعدہ کیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر بیت المال قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی